سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۷

خوشگوار ازدواجی زندگی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۷

خوشگوار ازدواجی زندگی

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : خوشگوار ازدواجی زندگی

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعہ

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہٗ (خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰ فروری ۲۰۱۵ء

زیرِاہتمام : شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080 موبائل:0316-7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک تقریباً ساڑھے بارہ بجے دوپہر، مسجدِ اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی میں جناب سید سعید اللہ حسینی صاحب کی صاحبزادی کا عقد مسنونہ نہایت سادگی کے ساتھ سُنّت کے مطابق ہوا۔ حضرت اقدس مُرشدنا و مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم اپنے مواعظ میں گاہ بہ گاہ شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات کے منکرات و رسومات کا رَد اپنے خاص محبت بھرے انداز میں فرماتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے پچھلے چند سالوں میں الحمدللہ تعالیٰ کئی احباب کو اس کی توفیق ہوئی کہ انہوں نے خاندانی روایات کو چھوڑ کر مسجدِ اشرف میں سُنّت کے مطابق اپنی اولاد کا نکاح کیا اور انہوں نے کہا کہ سنت پر عمل کی برکت سے ہم بہت سے جھنجھٹ اور عذاب سے بچ گئے، ورنہ یہی نکاح اگر میرج ہال میں ہوتا تو ہزاروں روپے ہال کے کرایہ اور ڈیکوریشن کھلانے پلانے اور ریاو نمود کی فضول رسموں میں ضایع ہوجاتے اور گناہ کا وبال الگ ہوتا۔ سنت پر عمل سے دین کا فائدہ تو ہے ہی، دنیا کا نفع بھی ہے اور راحت و سکون نصیب ہوتا ہے۔

نکاح سے قبل ساڑھے گیارہ بجے مسجد میں سالکین کے ہفتہ واری اجتماع میں حضرت والا دامت برکاتہم نے میاں بیوی کے حقوق اور باہمی معاشرت کے بارے میں نہایت اثر انگیز اور قرآن و حدیث سے مدلّل بیان فرمایا جس سے حاضرین کرام کو بہت نفع ہوا۔ جناب سید سعید اللہ حسینی صاحب اور ان کے اہل خاندان حضرت والا دامت فیوضہم سے نہایت محبت کا تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اور بہت سے دیگر حضرات نے کہا کہ یہ وعظ نہایت نافع اور عجیب التاثیر ہے اور خواہش ظاہر کی کہ اس کو شایع کردیا جائے تاکہ اس کا نفع عام ہو۔ لہٰذا کیسٹ سے نقل کرکے ہدیۂ ناظرین ہے۔

والدین کو ایک مشورہ ہے کہ اپنے بیٹا بیٹی کے نکاح کے موقع پر یہ رسالہ ان کو ہدیہ دے دیا کریں۔ اس میں پُرلطف و پُرسکون گھریلو زندگی کی ضمانت ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

www.khanqah.org

اس رسالہ کا حضرت والا دامت برکاتہم نے از اوّل تا آخر خود بھی مطالعہ فرمالیا ہے۔
اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو عام و تام فرماویں اور شرف قبولیت عطا فرماویں، آمین۔

جامع
یکے از خدام حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت فیوضہم

عشق مجازی کا علاج

دل کو دے کر حُسنِ فانی پر نہ اُجڑا جائے گا
حُسن کا اُجڑا ہوا منظر نہ دیکھا جائے گا

یہ حسیں تجھ کو کبھی آباد کر سکتے نہیں
تیرے دل کو جز الم کچھ شاد کر سکتے نہیں

عشق صورت ہے عذاب نار عاشق کے لیے
زندگی کس درجہ ہے پُر خار فاسق کے لیے

صورت گُل ہیں مگر خاروں سے بڑھ کر پُر الم
صورتاً ان کا کرم عاشق پہ ہے صدہا ستم

اے خدا کشتی مری طوفانِ شہوت سے بچا
ان حسینوں کے عذابِ نارِ اُلفت سے بچا

ان کے چہروں سے نمک کچھ دن میں جب جھڑ جائے گا
میر اُن کو دیکھ کر تو شرم سے گڑ جائے گا

ان کی زلفِ سیاہ پر جب سے سفیدی چھا گئی
ہر کلی اختؔر غم حسرت سے پھر مُرجھا گئی

(اختؔر)

www.khanqah.org

خوشگوار ازدواجی زندگی

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾[1]

وَقَالَ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾[2]

وَقَالَ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۱﴾[3]

وَقَالَ تَعَالٰی وَعَاشِرُوْہُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ[4]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ[5]

۱۔ اٰل عمرٰن:۱۰۲

۲۔ النسآء:۱

۳۔ الاحزاب:۷۰،۷۱

۴۔ النسآء:۱۹

۵۔ سنن ابن ماجۃ:۲۴۸،باب ماجاء فی فضل النکاح،المکتبۃ الرحمانیۃ

www.khanqah.org

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً[۶]

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ کَالضِّلْعِ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ[۷]

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْلِبْنَ کَرِیْمًا وَیَغْلِبُھُنَّ لَئِیْمٌ فَاُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ کَرِیْمًا مَغْلُوْبًا وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ لَئِیْمًا غَالِبًا[۸]

آپ حضرات کے سامنے آج میاں بیوی کے حقوق اور نکاح سے متعلق نکاح کے موقع پر جو خطبہ پڑھا جاتا ہے، اس کی چار آیتیں تلاوت کی گئیں اور چار حدیثیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی گئیں۔ اب ان کا ترجمہ اسی ترتیب سے کرتا ہوں جس ترتیب سے تلاوت کی گئی ہیں جس کو عربی میں لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اتنا ڈرو کہ اللہ سے ڈرنے کا حق ادا کردو۔

معلوم ہوا کہ تھوڑا سا ڈرنا اللہ کو پسند نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کو کتنا ڈرنا پسند ہے؟ فرماتے ہیں حَقَّ تُقٰتِہٖ، ڈرنے کا حق ادا کردو، یعنی کامل تقویٰ اختیار کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈرنے کا حق کیا ہے؟ کامل تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟ قرآن پاک کا معاملہ ہے، یہاں جہالت کے تصوّرات کام نہیں دے سکتے، جب تک کہ مفسرین کی بڑی بڑی تفسیروں سے انسان رجوع نہ کرے۔ اس آیت کی تفسیر حضرت حکیم الامت مجدّد الملّت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بیان القرآن'' میں فرمائی ہے کہ ڈرنے کے حق سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے یعنی

---

۶ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۲۶۸، کتاب النکاح، المکتبۃ القدیمیۃ - کنز العمال:۱۶/۲۹۹، باب فی اٰداب النکاح، مؤسسۃ الرسالۃ

۷ صحیح البخاری:۲/۷۷۹، باب المداراۃ مع النساء، المکتبۃ القدیمیۃ

۸ روح المعانی:۵/۱۴، دار احیاء التراث، بیروت

www.khanqah.org

كَمَا اَنْتُمْ تَرَكْتُمُ الْكُفْرَ وَالشِّرْكَ اُتْرُكُوا الْمَعَاصِيَ كُلَّهَا[۹]

اے ایمان والو! جس طرح تم نے کفر وشرک سے توبہ کرلی، تم کفر وشرک سے جس طرح بچتے ہو اسی طرح تمام گناہوں سے بھی بچو۔ جو شخص کفر سے بچتا ہے، شرک سے بچتا ہے، لیکن گناہ نہیں چھوڑتا، اس نے اللہ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ لہٰذا یہاں حق ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لاکر جس طرح تم کفر اور شرک سے بچتے ہو، ہماری نافرمانی سے بھی بچو، گناہوں سے بچو، سب گناہ چھوڑ دو۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور تمہیں موت نہ آئے مگر حالتِ اسلام میں۔

یہ پہلی آیت کا ترجمہ ہو گیا مع تفسیر کے۔

دوسری آیت میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے دنیا کے تمام انسانو! يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ، ساری دنیائے انسانیت مخاطب ہے کہ اے دنیا کے سارے انسانو! اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ اپنے رب سے ڈرو اَلَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا۔ اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا کرنے کی تین قسمیں اس آیت میں بیان کی ہیں اَلَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ تم سب کو ایک جان سے یعنی بابا آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے، اور بابا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا بغیر ماں باپ اور اسباب و وسائل کے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پیدائش میں اپنی قدرت ظاہر کردی کہ اللہ تعالیٰ اسباب و وسائل کے محتاج نہیں ہیں، وہ چاہیں تو بے جان مٹی سے جاندار کو پیدا کردیں۔ پس اے دنیا کے انسانو! ایسی زبردست قدرت والے مالک سے ڈرو۔ تو یہ پیدائش کی پہلی قسم ہوگئی، یعنی بے جان سے جاندار کا پیدا کرنا۔

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا، یعنی بابا آدم علیہ السلام سے اللہ نے ان کی بی بی کو پیدا کردیا۔ یہ دوسری قسم ہوگئی پیدائش کی، کہ اللہ چاہے تو زندہ سے

---

۹ بیان القرآن: ۱/۴۴، اٰل عمرٰن (۱۰۲)، ایچ ایم سعید

زندہ کو پیدا کردے بغیر مرد اور عورت کے اختلاط و تعلق کے کیوں کہ حضرت حوّا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں۔ اور فرماتے ہیں:

وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَآءً

اور ان دونوں سے، یعنی بابا آدم اور مائی حوّا سے تم سب کو پیدا کیا، اور پیدائش کی یہ تیسری شکل ہوگئی اور قیامت تک یہ سلسلہ پیدائش کا جاری رہے گا۔ ان دو سے چار ہوئے اور چار سے آٹھ، یہاں تک کہ آج ساری دنیا میں انسان ہی انسان نظر آتے ہیں اور اللہ سب کو رزق دے رہا ہے، فیملی پلاننگ اور منصوبہ بندی کی کوئی ضرورت نہیں، جو اللہ روح ڈال سکتا ہے، وہ روٹی بھی دے سکتا ہے، روٹی سے زیادہ روح قیمتی ہے، لاکھوں روٹیاں موجود ہیں، ڈاکٹر بھی موجود ہیں، مگر روح نکل جانے کے بعد کوئی روح نہیں دے سکتا، اور روٹیوں کا انتظام ہو سکتا ہے، خواہ مخواہ یہ کافر حماقت سے روٹیوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب بات لکھی ہے کہ دیکھو بکرا بکری اور بیل گائے کی ہر سال قربانی ہوتی ہے اور یہ جانور ہر سال مل جاتے ہیں، کوئی کمی نہیں ہوتی اور کتے کتیا اور سور وغیرہ کی قربانی نہیں ہوتی اور ان کی پیدائش بھی خوب ہوتی ہے، مگر نظر نہیں آتے، برکت نہیں ہے، قربانی میں اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے برکت ہوتی ہے۔ ایک ہندو نے کہا کہ مسلمان بہت سخت دل ہیں کہ جانور پر چھری پھیر دیتے ہیں۔ حکیم الامت نے اس کا جواب دیا کہ تم لوگ جو جھٹکا کرتے ہو یعنی بغیر اللہ کا نام لیے جانور کو کاٹتے ہو، اس سے اسے تکلیف ہوتی ہے، لیکن جب بسم اللہ پڑھ کر جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو اللہ کے نام سے وہ مست ہو جاتا ہے ''انڈر کلوروفارم'' ہو جاتا ہے، عشقِ الٰہی میں مست ہو کر جان دیتا ہے۔ ان کا نام ایسا پیارا نام ہے۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
عاشقوں کا مینا اور جام ہے

صحابہ کو عشقِ الٰہی میں جب تیر لگتا تھا تو کہتے تھے فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔ اللہ کے نام پر سب تکلیفیں آسان ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے اللہ کی محبت سیکھنا فرض ہے، اگر اللہ پاک کی محبت انسان سیکھ لے تو دنیا ایسی مزے دار ہو جاتی ہے کہ میں کیا

www.khanqah.org

کہوں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اور اے لوگو! تم اس اللہ سے ڈرو جس کے نام کے ذریعے تم ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو، یعنی جس کے نام کے صدقہ میں تم اپنا حق مانگتے ہو، کیا کہتے ہو جب کسٹومر (گاہک) بقایا نہیں دیتا اور بقایا نہ ملنے سے پریشانی کا ٹیومر نکل آتا ہے؟ تو کہتے ہو اللہ کے نام پر میرا بقایا دے دو، خدا سے ڈرو۔

تو اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جس اللہ سے ڈرا کر تم اپنا حق مانگتے ہو، اس اللہ ہی سے ڈر کر اپنے رشتہ داروں کا حق بھی ادا کرو، ان کے حقوق ضایع کرنے سے ڈرو، تمہارے ذمہ جن جن کا حق ہے وہ بھی ادا کرو یعنی بیوی بچوں کا حق، خون کے رشتوں کا حق۔

وَالْاَرْحَامَ سے کیا مراد ہے؟ اکثر لوگ ارحام یعنی خون کے رشتے خالی اپنے ماں باپ، بہن بھائی کے رشتے کو سمجھتے ہیں، یعنی صرف اپنے ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ کو خون کا رشتہ سمجھتے ہیں، لیکن بیوی کے رشتہ داروں کو خون کا رشتہ نہیں سمجھتے۔ اس لیے آج میں اس آیت کی تفسیر نقل کر رہا ہوں جو علامہ آلوسی السید محمود بغدادی نے تفسیر روح المعانی میں کی ہے، اور میں عربی عبارت بھی نقل کر رہا ہوں، تاکہ اہلِ علم بھی مزہ پائیں۔ فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ الْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ وَمِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ[۱]

یعنی خون کے رشتوں سے مراد وہ رشتے بھی ہیں جو ہمارے خاندانی بنتے ہیں اور وہ رشتے بھی ہیں جو بیوی کی طرف سے بنتے ہیں، یعنی بیوی کی اماں جس کا نام ساس اور بیوی کے ابا جس کا نام خسر ہے، خسر کے معنیٰ ہیں بادشاہ، فارسی میں خسر اور اُردو میں سسر کہتے ہیں اور بیوی کا بھائی جس کو انگریزی والے تو بے چارے برادر اِن لا کہتے ہیں، مگر اُردو میں بعض لوگ اس کو سالا کہہ دیتے ہیں، لیکن ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ لفظ سالے سے احتیاط کرو، یہی کہہ دو کہ میری بیوی کے بھائی ہیں یا بچوں کے ماموں ہیں اور اگر اُردو اچھی آتی ہے تو برادرِ نسبتی کہہ دیجیے، چلیے اگر آپ ''انگلش مین'' ہیں تو برادر اِن لا ہی کہہ دیجیے، لیکن لفظ سالے سے احتیاط کیجیے، کیوں کہ یہ لفظ اب گالیوں میں استعمال ہوتا ہے۔

تو خون کے رشتوں سے مراد ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی بھی ہیں اور

---

[۱] روح المعانی: ۱۸۵/۴، النسآء (۱)، دار احیاء التراث، بیروت

نکاح ہونے کے بعد بیوی کے ماں باپ، دادا دادی اور بھائی وغیرہ بھی خون کے رشتوں میں داخل ہیں، اگر ان کو فاقہ ہو گیا اور اس نے اپنا پیٹ بھر لیا تو قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہو گا، ان کی دیکھ بھال بھی رکھیے، اگر کسی کے ساس سسر یا برادرِ نسبتی غریب ہوں اور ان کو فاقہ ہو رہا ہو تو اگر اللہ نے دیا ہے تو ان کی دیکھ بھال کرنا گویا کہ اپنے ماں باپ اور اپنے بھائی کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ اپنے ماں باپ کے حقوق اور عزت کو تو لوگ جانتے ہیں، لیکن بیوی کے ماں باپ کی عزت کرنا بھی اپنے ماں باپ کی طرح عزت میں داخل ہے۔

اور ذرا ذرا سی بات میں اپنی حکومت بھی نہ جتائیے، مثلاً ساس بیمار ہے اور داماد صاحب آگئے، اس نے کہا کہ بیٹا! آج کل مجھے دست لگ رہے ہیں، بیٹی مجھ کو کھچڑی پکا کر دے دیتی ہے بے چاری، ایک ہی بیٹیا ہے، آپ دو دن بعد لے جائیے، تو کہتے ہیں نہیں نہیں، نکاح کے بعد اب تمہاری حکومت ختم اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ[۱۱] واہ رے مولانا! خوب آیت یاد کی ہوئی ہے، میری حکومت ہے، یہ حکومت ہے یا بے رحمی ہے؟ نالائقی ہے، اس شخص کے اخلاق بالکل گرے ہوئے ہیں، اگر اپنی ماں بیمار ہوتی تو کیا کرتے؟ جو وہاں کرتے وہی یہاں بھی کرو، رحم کرو، خود پکالو یا ہوٹل میں کھالو، آپ کی بیوی دو ایک روز اور رہ جائے گی، اپنی ماں کی خدمت کرلے گی تو کون سا غضب ہو جائے گا؟ جس نے پالا ہے سولہ سال تک، کیا نکاح کے بعد اس کا حق ختم ہو جاتا ہے؟ رحمت کی شان کے خلاف ہے، یہ بہت سخت دلی کی بات ہے، فوراً کہیے بہت اچھا، دو دن نہیں، آپ چار دن رکھیے، جب آپ کی طبیعت خوب ٹھیک ہو جائے گی تب آؤں گا، بلکہ آکر خیریت بھی پوچھیے، خود بھی کھچڑی پکانے میں لگ جائیے، ساس کو اماں کہیے کہ اماں جی! لائیے میں بھی آپ کی کچھ خدمت کردوں۔ بیٹی دی ہے، جگر کا ٹکڑا دیا ہے، مفت میں نہیں پایا ہے آپ نے، ماں باپ اپنے جگر کا ٹکڑا پیش کرتے ہیں، مگر اس جگر کے ٹکڑے پر جیسا رحم کرنا چاہیے ویسا نہیں کرتے، عجیب معاملہ ہے کہ اپنی بیٹی کو اگر داماد ذرا سا ستادے، فوراً پیر صاحب کے یہاں حاضر کہ تعویذ چاہیے، صاحب! ایسا تعویذ کہ داماد بالکل لٹو ہو جائے اور جو بیوی کہے اس کی بات مانے، اس کی محبت میں اندھا ہو جائے، ایسا تعویذ کہ بھیڑ اور دنبہ بنادو، اشاروں پر ناچے۔ یہ کیا باتیں ہیں،

---

[۱۱] النسآء:۳۴

ایسا تعویذ دینا تو جائز بھی نہیں ہے، جتنا شریعت کا حق ہے وہ ادا کرے۔ اسی لیے تعویذ میں "برائے ادائیگی حقوقِ جائز" لکھا جاتا ہے، جاہل پیروں کی بات میں نہیں کرتا، جو اللہ والے پیر ہیں وہ تعویذ دیتے ہیں تو یہ جملہ لکھتے ہیں "برائے ادائیگی حقوقِ جائز"، لیکن اپنی بیٹی کے لیے تعویذ مانگنے والو! تمہاری بیویاں بھی کسی کی بیٹیاں ہیں، اگر آپ کے مزاج میں غصہ ہے تو خود اپنے لیے جاکر تعویذ لے آیئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کیجیے، بچوں کے کھانے پر بھی دم کر دیں تاکہ بچے بھی غصہ والے نہ ہوں، بلکہ اگر اس دم کیے ہوئے پانی سے آٹا گوندھا جائے کھانا پکایا جائے تو ان شاء اللہ سارے گھر پر شانِ رحمت کی بہار آجائے گی۔ جو شخص اپنے لیے تعویذ لے کہ صاحب! میرے اندر غصہ بہت ہے، بعض وقت میں بیوی کو سخت بات کہہ دیتا ہوں، بے چاری ساری رات روتی ہے، آپ مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دیجیے کہ میرا غصہ کم ہو جائے، تب وہ انسان ہے، اس کو احساس تو ہے۔

چھ مہینے پہلے جدّہ سے ایک خط آیا تھا کہ میرے گھر میں بڑی لڑائی رہتی ہے، میاں بیوی میں بچوں میں ہر ایک میں غصہ ہے، سب افلاطون سے کم نہیں ہیں۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ جب دسترخوان لگ جائے تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کرکے کھائیں اور چلتے پھرتے سب لوگ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ پڑھا کریں بقدرِ تحمل، اور جن کے مزاج میں زیادہ غصہ ہو وہ ٹھنڈے پانی میں گلوکوز حل کرکے ایک لیموں نچوڑ کر تین چمچہ اسپغول کی بھوسی بھی ڈال دیں، تاکہ خون میں گرمی اور حدت نہ رہے۔ اس کو روزانہ پئیں۔ ایک مہینے بعد خط آیا کہ سارے گھر میں سکون ہو گیا اور بڑی دعائیں لکھیں۔

یہ غصہ بڑی خطرناک چیز ہے، اس بیماری سے کتنے لوگوں کے گھر اُجڑ گئے۔ ایک شخص نے بارہ بجے رات کو میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، جب میں ناظم آباد میں رہتا تھا، مجھے بہت ناگوار ہوا کہ جس سے دنیا کا کوئی کام اٹکا ہو، اس کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کریں گے اور مولوی کا دروازہ جب چاہو کھٹکھٹادو، اس نے کہا کہ صاحب! بہت مجبوری میں آیا ہوں، غصہ میں میں نے بیوی کو تین طلاق دے دی، اب میرا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تو میری نیند حرام ہو گئی ہے، میرا تو ہارٹ فیل ہو رہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچوں پر پیار آرہا ہے اور بیوی کی بھی یاد

www.khanqah.org

آرہی ہے، اب میں کیا کروں؟ میں نے کہا کہ تم نے تو تینوں تیر نکال دیے، دینا ہی تھا ظالم! تو دو ہی طلاق دیتا، ایک تیر تو اپنے پاس رکھتا۔ کہنے لگا کہ صاحب غصہ میں میں پاگل ہو گیا تھا۔ غصہ میں پاگل ہو گئے تھے تو اب بھگتو، طلاق تو ایسی چیز ہے کہ ہنسی مذاق میں دے دو تب بھی ہو جاتی ہے اور غصہ میں پاگل ہو کر دو تب بھی ہو جاتی ہے۔

مگر غصہ کے پاگل پن پر ہمارے ایک دوست ڈاکٹر احسن صاحب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ کی ایک بات یاد آگئی۔ مجھ سے ایک دن کہنے لگے کہ غصہ کبھی پاگل نہیں ہوتا، غصہ تو بڑا عقل مند اور ہوشیار ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ ایک شخص اگر سیر بھر ہے اور اس کو غصہ آرہا ہے کسی کمزور پر، کہہ رہا ہے کہ ہٹ جاؤ میں اس وقت پاگل ہو رہا ہوں، لیکن اسی وقت اگر اس کا سوا سیر کوئی مقابلے میں آجائے، تب وہ پھر ''سوری'' کہتا ہے، معاف کیجیے گا صاحب! اس وقت مجھ سے غلطی ہو گئی، آیندہ کبھی غصہ نہیں کروں گا مثلاً محمد علی کلے کی بہن اس کو بیاہی ہے اور اس کا یہ بہنوئی پٹائی کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ آگیا بین الاقوامی باکسنگ ماسٹر، اور اس نے ایک مکا دکھایا تو یہ کانپنے لگے گا اور ہاتھ جوڑنے لگے گا۔ بتایئے اس وقت غصہ کیوں پاگل نہیں ہوا؟ معلوم ہوا کہ غصہ پاگل ہوتا ہے اپنے سے کمزور پر، اپنے سے زیادہ طاقت ور پر غصہ سے زیادہ ہوشیار اور چالاک کوئی نہیں ہے۔

جو شخص اللہ کے غضب کو اور اللہ کی طاقت کو یاد کرے گا، غصہ میں بے قابو نہیں ہو سکتا۔ ایک صحابی اپنے غلام کی پٹائی کر رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے سے فرمایا اَللّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ اے شخص! تجھ کو جتنی طاقت اس غلام پر ہے اس سے زیادہ طاقت خدا کو تجھ پر ہے۔ صحابی کہتے ہیں میں نے مڑ کر دیکھا فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا ھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ اس غلام کو میں آزاد کرتا ہوں اللہ کی رضا کی خاطر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس کو آزاد نہ کرتا لَلَفَحَتْکَ النَّارُ[۱۲] تو تجھ کو جہنم کی آگ لپیٹ لیتی۔ معلوم ہوا کہ جب غصہ آئے تو خدا کے غضب کو بھی یاد کیجیے۔

[۱۲] صحیح مسلم: ۵۱/۲، باب صحبة المماليك، ایچ ایم سعید

حدیثِ پاک میں آتا ہے:

مَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [١٣]

جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ قیامت کے دن اپنا عذاب اس سے روک لے گا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ایک رشتہ دار پر ان کی ایک غلطی کی وجہ سے سخت غصہ آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت نازل کی:

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ [١٤]

کیا تم (اے صدیق اکبر!) اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ (تم میرے اس بندے کو معاف کردو جو بدری صحابی ہے اور) میں تم کو قیامت کے دن معاف کردوں۔ صدیق اکبر نے قسم اٹھائی:

وَاللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ [١٥]

خدا کی قسم! میں محبوب رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو معاف کردے اور میں اپنے رشتہ دار کی خطا کو معاف کرتا ہوں۔

ایک شخص کو اپنی بیوی پر غصہ آیا تھا، سالن میں نمک تیز کردیا تھا، لیکن پھر اسے اللہ یاد آیا اور دل میں کہا کہ اسے کچھ نہیں کہوں گا، دل ہی دل میں اللہ سے سودا کرلیا کہ اے اللہ! یہ آپ کی بندی ہے، میری بیوی تو ہے، لیکن آپ کی بندی بھی ہے۔ بس یہی چیز لوگ یاد نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف میری بیوی ہے، یہ یاد رکھیے کہ خدا تعالیٰ کی بندی ہے، اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے، ایسا نہ ہو کہ کوئی زیادتی ہوجائے، جنہوں نے اس کی پروا نہیں کی میں نے دیکھا ہے کہ ایسے ظالموں کا بہت بُرا حشر ہوا۔ اکثر کو دیکھا کہ فالج ہوگیا، پڑے پڑے ہگ رہے ہیں اور کسی مصیبت میں مبتلا ہوگئے۔ ظلم کی سزا بہت خطرناک ہوتی ہے۔

لہٰذا اس نے معاف کردیا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ بھائی! تمہارے ساتھ

---

١٣ مشكوٰة المصابيح:٢/٤٣٤، باب الغضب والكبر، المكتبة القديمية

١٤ النور:٢٢

١٥ صحيح البخاری:٢/٧٠٠(٤٧٦٨)، باب قوله لولا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا، ذكره بلفظ انا لنحب ان تغفرلنا، المكتبة المظهرية

www.khanqah.org

اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن تمہاری بیوی سے کھانے میں نمک تیز ہوگیا تھا، تم کو غصہ تو بہت آیا تھا، لیکن تم نے مجھ کو خوش کرنے کے لیے اسے معاف کردیا تھا میری بندی سمجھ کر، اس کے بدلہ میں آج میں تم کو معاف کرتا ہوں۔ آہ! اگر اس کو کوئی معمولی شخص بیان کرتا تو اتنا اثر نہ ہوتا۔ حکیم الامت مجدّد الملّت جیسے اللہ والے عالم نے اس قصہ کو اپنے وعظ میں بیان فرمایا۔ لہٰذا اپنے بال بچوں، اپنی بیویوں اپنے رشتہ داروں اور اپنے ماں باپ کے معاملے میں ہوشیار ہوجایئے خصوصاً ماں باپ کے معاملے میں تو بہت ڈرتے رہیے، کبھی ان سے بڑبڑ مت کیجیے، ماں باپ کی بددعا تو ایسی لگتی ہے کہ دنیا میں بغیر عذاب چکھے کوئی مر نہیں سکتا۔ مشکوٰۃ کی حدیث ہے کہ جس نے ماں باپ کو ستایا اسے موت نہ آئے گی جب تک دنیا میں اس پر عذاب نازل نہ ہوجائے۔[۱۶]

بمبئی میں مجھے ایک صوفی صاحب ملے، اللہ والے شخص تھے، لیکن غلطی ہوگئی، بیوی اور ماں میں لڑائی ہورہی تھی، اس نے بیوی کا پارٹ لے کر ماں کو کچھ جھڑک دیا، ماں کے منہ سے بددعا نکل گئی کہ خدا تجھ کو میرے جنازے کی شرکت سے محروم کردے اور تجھ کو کوڑھی کرکے مارے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیوں سے مواد گر رہا تھا، کوڑھی ہوگئے تھے۔ میں نے پوچھا تو کہا کہ میری ماں کی دو بددعائیں تھیں، میں جنازے میں بھی شریک نہیں ہوسکا، ایسے حالات مجبوری کے پیش آگئے اور مجھے کوڑھ بھی ہوگیا۔ آنکھوں دیکھا حال بتارہا ہوں۔ اس لیے ماں باپ کے معاملے میں بہت خیال رکھیے۔

تیسرے یہ کہ جس سے کچھ دین سیکھا ہو، اس کے حق کو زندگی بھر فراموش نہ کیجیے، بعضے دین سیکھنے کے بعد کچھ بے وفائی اور طوطا چشمی کرتے ہیں، ایک دو تین ہوگئے، چھ مہینے تک غائب، بعضے دو تین سال تک نہیں آئے۔ یاد رکھیے! جس سے دین کا ایک حرف بھی سیکھا ہے، قیامت تک اس کا حق اپنے ذمہ رکھیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا صَیَّرَنِیْ غُلَامًا

جس نے مجھ کو ایک حرف دین سکھا دیا اس نے مجھے غلام بنالیا۔

---

۱۶ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۱/۲، باب البر والصلۃ، المکتبۃ القدیمیۃ۔
شعب الایمان للبیہقی: ۲۸۹/۱۰ (۷۵۰۶)، فصل فی عقوق الوالدین، مکتبۃ الرشد، ناشرون

www.khanqah.org

جس سے علم دین سیکھا ہو، جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھی ہو، اس دینی مربی کو کبھی فراموش نہ کیجیے، کبھی وہ ڈانٹ ڈپٹ بھی کر دے تو اس سے دل میں کینہ مت لائیے، کبھی سخت بات کہہ دے تو دل میں گرانی مت محسوس کیجیے، یہ سمجھ لیجیے کہ اس کی محبت کے یہ ناز اللہ تعالیٰ کی محبت میں شمار ہوں گے، اگر کوئی اللہ والا اصلاح کے لیے ڈانٹ ڈپٹ کر دے تو یہ ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنا اللہ تعالیٰ اپنی محبت کے کھاتہ میں لکھیں گے، جو محبت للحق ہوتی ہے وہ بالحق ہوتی ہے۔اب تیسری آیت سنیے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا[۱۷]

میں وہ آیات پڑھ رہا ہوں جو نکاح کے خطبہ میں آپ سنتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو یعنی کسی معاملے میں تم سے ایسے کام نہ ہو جائیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں۔ ہر امر میں تقویٰ کے راستے کو اختیار کرو، اطاعت کے راستے کو اختیار کرو وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا اور جب بات کرنا ہو تو راستی کی بات کہو، درستی کی بات کرو۔ ایسی گفتگو کرو جس سے میل محبت قائم ہو، تعلقات خوشگوار رہیں، زبان سے وہ بات نکالو جس میں اعتدال سے تجاوز نہ ہو، لڑائی جھگڑے کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ۔ نکاح کے خطبہ میں اسی لیے یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں تاکہ ایسی توتو میں میں مت کرو کہ زبان سے طلاق طلاقہ نکل جائے۔ یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ تمہارے اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے۔ اس مقام پر تمام تفاسیر میں یُصْلِحْ کا ترجمہ یَتَقَبَّلْ کیا گیا ہے۔

تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، حکیم الامت مجدد الملت تفسیر بیان القرآن میں اور جملہ مفسرین لکھتے ہیں کہ یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ کے معنیٰ یَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِكُمْ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کو قبول فرمالیں گے۔

کیوں صاحب! یُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ کا ترجمہ عربی لغت کے لحاظ سے کیا ہے؟ لغوی ترجمہ تو یہ ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا، لیکن یہ ترجمہ غلط ہوگا۔ اسی لیے لغت سے قرآن پاک کا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہے، جو ظالم اور جاہل یہ کہتا ہے کہ کالج کا

---

[۱۷] الاحزاب:۷۰

www.khanqah.org

ہر پروفیسر ڈکشنری اور لغت کی مدد سے تفسیر کر سکتا ہے، اس سے بڑھ کر اجہل، جاہل کا بھی پیر اور استاد کوئی دنیا میں نہیں ہو سکتا، کیوں کہ جو ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی صحیح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاگردوں یعنی صحابہ کو سکھایا۔ اس لیے صحابہ سے پوچھنا پڑے گا کہ انہوں نے قرآن کی آیات کے کیا معنیٰ بیان کیے؟ اور وہی ترجمہ کرنا پڑے گا جو صحابہ سے منقول ہے۔ لہٰذا لغت سے ترجمہ کرکے پروفیسروں اور ڈاکٹروں کو جو مفسر بننے کا شوق ہے، یہ نہایت نامعقول نظریہ ہے اور ان کے ذمہ اس نظریہ کی اصلاح واجب ہے۔ چناں چہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، جو رئیس المفسرین ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں یُصۡلِحۡ لَکُمۡ کی تفسیر فرماتے ہیں اَیۡ یَتَقَبَّلۡ حَسَنَاتِکُمۡ انہوں نے لغت سے ترجمہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا، بلکہ اس صحابی نے جو ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہی نقل کردیا یَتَقَبَّلۡ حَسَنَاتِکُمۡ اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کو قبول فرمالے گا۔ یہ ترجمہ کیوں کیا؟ اس کا سبب حکیم الامت نے تفسیر ''بیان القرآن'' کے حاشیہ میں بیان فرمایا لِاَنَّ الۡعَمَلَ اِذَا کَانَ صَالِحًا یَکُوۡنُ مَقۡبُوۡلًا[۱۸] جب تمہارا عمل صالح ہوجائے گا تو مقبول بھی ہوجائے گا، لہٰذا عمل کا صالح ہونا، اس کے لیے لازم ہے قبولیت، اور عمل صالح کب ہوگا؟ جب اخلاص ہوگا۔ اللہ کی رضا کے لیے ہوگا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص گھر میں ہر وقت لڑائی جھگڑا کرتا ہے یا کوئی عورت کرتی ہے اس کی نیکیوں کی قبولیت خطرے میں ہے۔ اور گفتگو میں راستی و درستی کا لحاظ رکھنے کا اور تقویٰ کا دوسرا انعام کیا ہے؟ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا۔

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا[۱۹]

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہوجائے گا۔

---

۱۸ بیان القراٰن:۲/۶۸،الاحزاب(۷۱)، ایچ ایم سعید

۱۹ الاحزاب:۷۱

www.khanqah.org

اس کے بعد چوتھی آیت جو میں نے تلاوت کی وہ بھی نکاح سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اے دنیا کے انسانو! تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں ہدایت دے رہا ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کی سفارش کو جو رد کرتا ہے اس سے بے غیرت اور کمینہ کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ یہ حکیم الامت کے الفاظ ہیں، میں کچھ نہیں کہوں گا، میں اپنے بڑوں کے الفاظ آپ سے نقل کر سکتا ہوں۔

حکیم الامت تھانوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی سفارش فرمائی ہے۔ اگر ایس پی کی، ڈی آئی جی کی، کمانڈر انچیف کی سفارش آجائے کہ دیکھو تمہاری بیوی جو ہے، میری بیٹی کی سہیلی ہے، ساتھ پڑھتی تھی۔ اگر تم نے اپنی بیوی کو ستایا تو میں ڈی آئی جی ہوں، کمانڈر انچیف ہوں، کمشنر ہوں، تو وہ آدمی کیا کہتا ہے کہ دیکھو بیگم! خیال رکھنا، کوئی تکلیف تو نہیں ہے آپ کو؟ دیکھو خدا کے لیے ڈی آئی جی صاحب سے کچھ نہ کہنا۔ اللہ تعالیٰ سفارش نازل فرما رہے ہیں اپنی بندیوں کے حقوق میں وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ تمہاری بیوی تو ہے مگر میری بندی بھی ہے، ذرا اس کا خیال رکھنا، خدا تم سے سفارش کر رہا ہے کہ اے میرے بندو! میری بندیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ وہ مرد نہایت بے غیرت ہے جو اللہ تعالیٰ کی سفارش کو رد کرتا ہے، جو اپنے پیدا کرنے والے کی سفارش کو رد کرتا ہے اور اُٹھتے بیٹھتے اتنا تنگ کرتا ہے کہ ان کے کلیجے منہ کو آجاتے ہیں، تو وہ پچھتاتی ہیں، خصوصاً جب کوئی داڑھی والا، نمازی، جس کی اشراق و تہجد قضا نہ ہو، جب یہ مارتا ہے، ڈانٹتا ہے اور بے جا تکلیف دیتا ہے، تب اس کے دل میں یہی آتا ہے کہ اس سے اچھا تو وہ پتلون والا ہے جو اپنی بیوی کو آرام سے رکھتا ہے، جب پڑوس میں دیکھتی ہے کہ ایک پتلون والا اپنی بیوی سے نہایت اچھے سلوک سے پیش آتا ہے تو اس کے دل سے آہ نکل جاتی ہے کہ یا اللہ! اس سے اچھا تو وہ ہے۔ کاش کہ یہ داڑھی والا مجھے نہ ملا ہوتا۔ اپنے بُرے اخلاق سے ہم اپنی داڑھیوں سے انہیں نفرت دلاتے ہیں۔ داڑھی رکھنے کے بعد، صالحین کی وضع کے بعد، روزہ نماز کے بعد، اللہ والوں سے تعلق کے بعد ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے، تاکہ ان کو دین

کا شوق پیدا ہو۔ اپنی بیویوں سے اتنے اچھے اخلاق سے پیش آیئے کہ وہ سارے محلہ میں کہیں کہ ارے کسی اللہ والے سے تم نے شادی کی ہوتی، کسی نمازی اور بزرگوں سے تعلق رکھنے والے سے تم نے نکاح کیا ہوتا۔ ایسے اخلاق سے پیش آیئے کہ وہ آپ کی داڑھی کا پرچار کرے۔ ''پرچار'' کے معنیٰ کیا ہیں؟ ہندی لفظ ہے یعنی چار پر۔ دو پر سے تو چڑیا اُڑ جاتی ہے اور چار پر سے کتنی خبر اڑے گی، بس یہ ہے پرچار کی وجہ تسمیہ۔ غرض میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ جنھوں نے اپنی بیویوں کو ستایا، وہ ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہوئے کہ میں کہہ نہیں سکتا۔

چار آیتیں جو میں نے تلاوت کی تھیں، نکاح سے متعلق، میاں بیوی کے تعلقات کے متعلق، اس کی تفسیر بھی بیان کردی۔ اب چار حدیثوں کا ترجمہ بھی سن لیجیے۔ اس کے بعد پھر ان شاء اللہ تعالیٰ ابھی نکاح ہوگا۔

فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ** نکاح میری سنت ہے، اور جو نکاح کی سنت ادا نہ کرے، جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس حدیث کی شرح کیا ہے؟ اگر کوئی مجبور ہے، اس کے کچھ حالات خاص ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوئی حال غالب ہوگیا، شادی کی ذمہ داریاں قبول نہیں کرسکتا، بیوی بچوں کے حقوق کماحقہٗ ادا نہیں کرسکتا، تو یہ اعراض نہیں ہے، لیکن اگر کوئی مجبوری نہیں ہے، بلاعذر سنت سے اعراض کرتا ہے تب وہ اس وعید کا مستحق ہے، لٰہذا بدگمانی نہ کیجیے، کیوں کہ بعض بڑے بڑے علماء اور اولیاء اللہ ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے شادیاں نہیں کیں۔ چناں چہ حضرت بِشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، مسلم شریف کی شرح لکھنے والے علامہ محی الدین ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کی بھی شادیاں نہیں ہوئیں۔ کچھ ان کی مجبوریاں تھیں اور مجبوریاں کیا تھیں؟ اس پر ایک شعر سن لیجیے۔

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

بیویاں بھی ایسا ہی شعر پڑھتی ہیں جب شوہر ستاتا ہے، ہر وقت کِٹ کِٹ کِٹ کِٹ کرتا ہے، تو وہ بھی آسمان کی طرف دیکھتی ہیں اور بزبانِ حال یہ شعر پڑھتی ہیں۔

www.khanqah.org

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

یعنی سوچتی ہیں کہ نہ ہوئے ہم مرد اور یہ میری بیوی ہوتا تو پھر ہم بھی بتاتے لیکن ساتھ ساتھ بیبیاں بھی سن لیں کہ اپنے شوہروں کی اتنی عزت و ادب کرو کہ اگر ان سے زیادتی بھی ہوجائے تو ان کی بڑائی اور عظمت کے خیال سے اللہ کو راضی کرنے کے لیے ان کو معاف کردو، ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھو۔ حدیث میں آتا ہے کہ شوہر اگر ناراض سو جائے تو عورت کا کوئی عمل قبول نہیں، چاہے ساری رات تسبیح کھٹکھٹاتی رہے۔ بیویوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اللہ نے شوہروں کا درجہ اتنا بلند کیا ہے کہ اگر سجدہ کسی کو جائز ہوتا تو شوہروں کو جائز ہوتا، لیکن جائز نہیں ہے اس لیے اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ سجدہ کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لیے اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز نہیں، لیکن ہمیشہ یاد رکھو اور ماں باپ پر بھی فرض ہے کہ اپنی بیٹیوں کو سمجھاتے رہیں کہ شوہر کی طرف سے اگر کچھ کڑواہٹ بھی آجائے تو برداشت کرو، اس کے ہاتھوں سے تمہیں نعمتیں بھی تو مل رہی ہیں۔ خون پسینہ ایک کرکے کما کر لاتا ہے اور تم چولہے کے پاس چپاتی پکا دیتی ہو۔ چپاتی پر خیال آیا کہ چپاتی کا نام چپاتی کیوں ہے؟ اور چپت کا نام چپت کیوں ہے؟ چپت اور چپاتی میں کیا مناسبت ہے؟ چپاتی جب پکتی ہے تو چپ چپ کی آواز آتی ہے اور چپت میں بھی ایسی ہی آواز آتی ہے۔ بس چپت سے چپاتی بن گئی۔ ذرا لغت کی حقیقت بھی اس فقیر سے کبھی کبھی سن لیا کرو، اور چپت پر ایک قصہ بھی سن لیجیے۔ ایک شاعر تھا ان شاء اللہ خاں انشاء، دہلی میں ایک نواب صاحب کا مہمان ہوا، اس وقت ان شاء اللہ خاں ننگے سر تھا اور نواب صاحب کے ادب کی وجہ سے سر جھکائے ہوئے کھانا کھا رہا تھا، نواب صاحب نے مزاحاً ذرا سا جھک کر اس کے سر پر ایک چپت مار دیا۔ مطلب یہ تھا کہ ننگے سر کیوں کھا رہے ہو؟ اس نے سر جھکائے ہوئے کہا کہ اللہ میرے والد صاحب کو بخشے، مجھ کو ایک نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا! ننگے سر کبھی مت کھانا، ورنہ شیطان چپت مار دیتا ہے۔ نواب صاحب کے تو ہوش اڑ گئے کہ ظالم نے مجھے شیطان بنا دیا۔

اب دوسری حدیث کا ترجمہ سن لیجیے، بخاری شریف کی روایت ہے، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْمَرْأَۃُ کَالضِّلْعِ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ[۲۰]

عورتیں مثل پسلی کی ہیں، کیوں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں سے ہم اور آپ فائدہ اٹھارہے ہیں۔ بتایئے ان میں ٹیڑھا پن ہے یا نہیں؟ سب کی ٹیڑھی ٹیڑھی ہیں، لیکن ٹیڑھی پسلیوں سے کام چل رہا ہے یا نہیں؟ یا کبھی جناح ہسپتال گئے کہ ان کو سیدھا کردو؟ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا الفاظِ نبوت یہ ہیں کہ اگر تم ان کو سیدھا کروگے تو توڑ دوگے۔ مطلب یہ کہ ان کو زیادہ مت چھیڑو، ان کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرلو، زیادہ بک بک چق چق کروگے تو طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی، بچے الگ گالیاں دیں گے کہ کیسا ظالم باپ تھا کہ ہماری ماں کو چھوڑدیا اور بیوی کو یاد کرکے تم بھی روؤگے اور جب لوگ سنیں گے تو پھر ایسے آدمی کی دوسری شادی بھی نہیں ہوتی، کہتے ہیں کہ بڑا غصہ والا خطرناک آدمی ہے۔ دیکھو ایک کو طلاق دے چکا، کہیں ہماری بیٹی کا بھی یہی حشر نہ کرے، اس سے شادی نہ کرنا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ

جیسے ٹیڑھی پسلیاں کام دے رہی ہیں ایسے ہی ان سے کام چلاتے رہو، ان کے ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہو، اگر تم ان کو سیدھا کرنا چاہوگے تو توڑ بیٹھوگے۔

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

فِیْہِ تَعْلِیْمٌ لِّلْاِحْسَانِ اِلَی النِّسَاءِ

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ بیویوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، وَالرِّفْقِ بِھِنَّ اور ان کے ساتھ نرمی کرنا، وَالصَّبْرِ عَلٰی عِوَجِ اَخْلَاقِھِنَّ اور ان کے اخلاقی ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہنا، لِاحْتِمَالِ ضُعْفِ عُقُوْلِھِنَّ[۲۱] کیوں کہ ان کی عقل

---

۲۰ صحیح البخاری: ۲/۷۷۹، باب المداراۃ مع النساء، المکتبۃ القدیمیۃ

۲۱ ارشاد الساری للقسطلانی: ۸/۸۶، باب الوصایا بالنساء، المطبعۃ الکبرٰی، مصر

کمزور ہوتی ہے۔ دیکھیے آپ کا کوئی بچہ اگر نادان ہو تو آپ اس کو برداشت کرتے ہیں کہ ارے بھائی! اس بچے کی عقل ذرا کم ہے، بلکہ دوسروں سے بھی کہہ دیتے ہیں کہ بھائی صاحب اگر میرا بچہ کچھ کہہ دے تو خیال نہ کیجیے گا، اس کی عقل کی اسکرو تھوڑی سی ڈھیلی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کی عقل تھوڑی سی کم ہوتی ہے، یہ ناقصات العقل ہیں۔ جب عقل ان کی ناقص ہے تو ناقص العقل کی بات برداشت کرلینی چاہیے، یہی سوچ کر کہ عقل کی کمی سے ایسا ہے، اگر آپ پانچ روپے کی دوا لائیں گے تو یہی کہیں گی کہ کہیں سے گھاس بھوسہ اُٹھا لایا ہے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ اری بہن تیرا شوہر تیرے لیے کچھ جوتی وغیرہ لاتا ہے؟ کہا ہاں! کچھ لیتھڑے پہنا دیتا ہے۔ چپل کو لیتھڑے کہا اور پوچھا کہ کپڑے بھی بنا دیتا ہے؟ کہا ہاں! کچھ چیتھڑے پہنا دیتا ہے۔ کہا کچھ اچھے اچھے برتن چینی کی پیالیاں وغیرہ بھی لایا ہے؟ کہا ارے کچھ نہ پوچھ، کچھ ٹھیکرے لا دیے ہیں ٹھیکرے۔ تو عورتوں کی ایسی باتوں کو معاف کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان کی عقل ناقص ہوتی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان کی عقل تو ناقص ہے مگر بڑے بڑے عقل والوں کی عقل اڑا دیتی ہیں۔[۲۲] لہٰذا نا محرم عورتوں سے نظر بچا کر رکھنا۔

بڑے بڑے پروفیسر، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کیے ہوئے اور بڑے بڑے گریجویٹ اور بڑے بڑے ملّا، اگر نظر کی حفاظت نہ کریں تو سمجھ لو پاگل ہو جائیں گے۔ اس لیے نظر کی حفاظت بھی فرض کر دی کہ نامحرم اجنبیہ کو مت دیکھنا۔

غرض اس حدیثِ پاک میں عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور ان کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرنے کی تعلیم ہے۔ اور ان کو تھوڑا سا ناز کا حق بھی شریعت نے دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! جب تو مجھ سے روٹھ جاتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ تو آج کل مجھ سے روٹھی ہوئی ہے۔ حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میرے روٹھنے کا علم آپ کو کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب تو روٹھ جاتی ہے تو کہتی ہے **وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ** ابراہیم کے رب کی قسم!

[۲۲] صحیح البخاری: ۴۴/۱، باب ترک الحائض الصوم، المکتبۃ القدیمیۃ

اور جب خوش رہتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ مُحَمَّدٍ[۲۳] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم۔ دیکھا! پیغمبر ہوکر، اتنی عزت و آبرو والے ہوکر آپ نے برداشت کیا، ذرا ناگواری بھی نہیں ہوئی۔ بیویوں کو تھوڑا سا ناز کا بھی حق ہے۔ بعض لوگ خود کو صرف حاکم سمجھتے ہیں کہ میں بیوی پر حاکم ہوں اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کی آیت سے اپنی حکومت قائم رکھتے ہیں، لیکن شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ بے شک عورتوں پر آپ کی حکومت ہے لیکن شریعت کے معاملے میں۔ اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کرنا چاہے کہ ٹی وی لے آؤ، وی سی آر لے آؤ، تصویریں لگاؤ، مجھے سینما دکھاؤ تو وہاں آپ حکومت چلائیں کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر وہ کہہ دے کہ ایک مرنڈا پلادو، تو پھر یہ مت کہو کہ اس وقت موڈ ٹھیک نہیں ہے، دفتر میں آج افسر سے لڑائی ہوگئی تھی۔ ان کی محبت کے جو حقوق ہیں ان کو ضرور پورا کرو، اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرو۔ بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالنا بھی سنت ہے۔ بیوی سے آپ کا ایک تعلق حاکمیت کا ہے تو دوسرا مُحِبّیت کا ہے اور اس کا آپ سے تعلق ایک طرف محکومیت کا ہے تو دوسری طرف محبوبیت کا بھی تو ہے۔ محبت کے حقوق بھی ادا کرو، گھر کی زندگی نہایت سکون اور چین کی ہوجائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔

حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشاء جب گھر میں تشریف لاتے تھے، اس پر ان کے دو شعر ہیں، فرماتی ہیں

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ
وَشَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

ایک میرا سورج ہے اور ایک آسمان کا سورج ہے اور میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔

فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرٍ
وَشَمْسِیْ طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ

کیوں کہ آسمان کا سورج تو بعد فجر طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

---

[۲۳] صحیح البخاری: ۲/۷۸۷، باب غیرۃ النساء ووجدھن، المکتبۃ القدیمیۃ

www.khanqah.org

اور فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تشریف لاتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے اور اپنے گھر والوں کو سلام کرتے تھے۔ آج یہ دونوں سنتیں چھوٹی ہوئی ہیں۔ ہم آتے ہیں تو گھر والوں کو سلام نہیں کرتے اور مسکراتے ہوئے بھی نہیں آتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمت کا کتنا غم تھا، **كَانَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ**[۲۴] لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ سنت ترک نہیں فرمائی۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق عطا فرماوے۔

اور تیسری حدیث کا ترجمہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مَؤُنَةً[۲۵]

سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو۔ سادگی ہو، سادگی میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتے ہیں، لیکن آج کل برکت والا نکاح کون سا سمجھا جاتا ہے؟ جس میں شامیانہ لگا کر پورے پارک پر قبضہ کر لیا جائے، پچاس ہزار سے کم بجلی کا بل نہ آئے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر کھانا کھلایا جائے، سب کھڑے ہو کر میزوں پر کھانا کھا رہے ہیں **وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتا ہے۔ یہ آیت تو کافروں کے لیے ہے لیکن افسوس آج ہم لوگ ان ہی کی مشابہت اختیار کر رہے ہیں، دعوتوں میں کھڑے ہو کر کھا رہے ہیں، حالاں کہ اس مدینہ والے رسول سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے اعلان فرمایا تھا کہ کھڑے ہو کر کھانا مت کھانا، پانی مت پینا۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا[۲۶]

لیکن آج اس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد اور زیادہ برکت والا نکاح آج کل کیا ہوتا ہے؟ ویڈیو فلم بنتی ہے، بعض دیندار اور داڑھی والے بھی اس وقت بیٹھے رہتے ہیں، کھاتے رہتے ہیں؟ جائز نہیں ہے وہاں بیٹھنا، فوراً اٹھ جانا واجب ہے اس مجلس سے جہاں اللہ کی کوئی نافرمانی شروع ہو جائے، مثلاً ریکارڈنگ شروع ہو جائے یا تصویر کھنچنے لگے یا ٹی وی اور فلم

---

[۲۴] الشمائل للترمذی: ۱/۱۴۸، باب کیف کان کلام الرسول، مؤسسة الکتب، بیروت-
کنز العمال: ۷/۱۶۴ (۱۸۵۳۵)، باب فی حلیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مؤسسة الرسالة

[۲۵] مشکوٰة المصابیح: ۲/۲۶۸، کتاب النکاح، المکتبة القدیمیة- کنز العمال: ۱۶/۲۹۹، باب فی اٰداب النکاح، مؤسسة الرسالة

[۲۶] جامع الترمذی: ۲/۱۰، باب فی النهی عن الشرب قائما، ذکرہ بلفظ فقیل الاکل قال ذاك اشد، ایچ ایم سعید

www.khanqah.org

چلنے لگے۔ اللہ کی محبت کا حق یہ ہے کہ منہ تک آئے ہوئے لقمہ کو واپس پلیٹ میں رکھ کر ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ کھڑے ہو۔ پھر اس کے بعد اور کیا ہوتا ہے؟ وردی پوش ملازم رکھے جاتے ہیں، بعض بینڈ باجا بھی بجواتے ہیں اور عجائب خانہ سے ہاتھی بھی آتا ہے اور یہ کون سا طبقہ ہے؟ جھونپڑیوں میں رہنے والے، چوراہوں پر زکوٰۃ لیتے ہیں اور میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ شادیوں میں چڑیا گھر سے کرایہ پر ہاتھی لاتے ہیں اور بینڈ باجا وردی پوش ہوتا ہے۔ ایسوں کو زکوٰۃ دینا حرام ہے، ان کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں، زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، پیشہ وروں کو مت دیجیے، یہ مدد کرنا ہے ان کی اس حرام فعل پر۔

یہ تو معاشرہ کی بنائی ہوئی رسوم کی نحوست ہے جس کو نعوذ باللہ! برکت کہا جارہا ہے، لیکن اصل برکت کیا ہے؟ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے برکت والا نکاح کیا ہے؟ اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً جس میں کم خرچ ہو۔ ولیمہ بھی بالکل سادہ کیجیے، اپنی حیثیت کے موافق دس بیس کو بلا لیجیے بس کافی ہے۔ کوئی دس ہزار کا ولیمہ واجب نہیں ہے، ڈیکوریشن کوئی ضروری نہیں، اپنے کمرے میں ہی کھلا دیں، میرج ہال میں پیسے ضایع کرنا کیا ضروری ہیں؟ اور ساتھ ساتھ یہ بھی سن لیجیے کہ یہی پیسہ بچا کر اپنی بیٹی کو دے دیجیے، داماد کو دے دیجیے یا اپنے لیے ہی رکھ لیجیے۔ ورنہ پورے پارک پر شامیانہ لگا کر دس ہزار آدمیوں کو کھلایا، جب لوگ نکلنے لگے تو بڑے صاحب گیٹ پر کھڑے ہوگئے کہ دیکھوں لوگ میری کتنی تعریف کرتے ہیں لیکن کیا سن رہے ہیں، آپس میں وہ کہتے جارہے ہیں ارے یار! گوشت میں اتنا گھی ڈال دیا کہ پوچھو مت، کھایا ہی نہیں گیا، یہ اسی لیے ڈالا تھا کہ زیادہ خرچہ نہ ہو۔ دوسرا کیا کہہ رہا ہے، ارے یار! نمک بہت تیز تھا، میرا تو بلڈ پریشر ہائی ہوجائے گا۔ تیسرا کہتا ہے اماں یار! ایک بات سنو، گوشت کیا تھا چمڑا تھا، کھینچتے کھینچتے جبڑا دُکھ گیا، بڈھے کا گوشت تھا۔ چوتھا کہتا ہے کچھ پوچھو مت! معلوم ہوتا ہے دہلی والے تھے، اتنی مرچ ڈال دی کہ اس وقت تو پتا نہیں چل رہا ہے صبح کو وہ مرچ اپنا کرتب دکھائے گی۔

مرچ ظالم جدھر سے گزری ہے
اپنا کرتب دکھا کے گزری ہے

www.khanqah.org

مرچ پر یہ میرا شعر ہے۔ صبح پتا لگے گا کہ پیچش لگ گئی یا ڈائریا شروع ہوگیا۔ لہٰذا ان فضول خرچیوں کو چھوڑیے، سادگی سے کام کیجیے، زیادہ دعوتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ مدینہ پاک میں ایک صحابی نے شادی کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ ولیمہ نہ دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کرلی؟ عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔[۲۷] اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی ظاہر نہیں کی کہ تم نے مجھ کو کیوں نہیں پوچھا۔ آج تو خاندان والے لڑتے ہیں تم نے ہمیں نہیں پوچھا، چلو اب آئندہ ہم تمہاری کسی خوشی میں شریک ہی نہیں ہوں گے، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ غرض جتنا کم خرچ والا نکاح ہوگا سمجھ لو برکت والا ہوگا۔

خرچ پر یاد آیا کہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بیویوں کا ایک اور حق لکھا ہے۔ ملفوظات کمالاتِ اشرفیہ میں ہے کہ بیوی کا ایک حق یہ ہے کہ ہر ماہ اس کو کچھ جیب خرچ دے دو اور پھر اس کا حساب بھی نہ لو کیوں کہ وہ مجبور ہے، آپ کی دست نگر ہے، کما نہیں سکتی، اب اس کا بھائی آیا ہے یا چھوٹے چھوٹے بھانجے بھتیجے آئے ہیں، اس کا جی چاہتا ہے کہ ان کو کچھ تحفہ ہدیہ دے دوں، کہاں سے دے گی۔ لہٰذا اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچھ رقم اپنی بیویوں کو ایسی دے دیجیے کہ بعد میں اس کا کوئی حساب نہ لیا جائے اور اس سے کہہ بھی دیں کہ یہ رقم تمہارے لیے ہے، جہاں جی چاہے خرچ کرو۔

اب چوتھی حدیث اور سن لیجیے۔ بس مضمون ختم۔ آج کل یہ مسئلہ وقار وغیرت کا بنا ہوا ہے کہ عورت کو دبا کر رکھو، سب سے بڑی مردانگی یہ سمجھی جاتی ہے کہ بیوی کو رعب میں رکھو، بعض علاقوں میں یہ رواج سنا ہے کہ پہلی رات بیوی کی پٹائی کرتے ہیں تاکہ رعب رہے، کیا جہالت اور ظلم ہے! اللہ تعالیٰ جہالت سے محفوظ فرماویں۔

اس کے برعکس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کیا ہے؟ ہماری مائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ گفتگو کررہی تھیں، اپنے سالانہ خرچ کے لیے کچھ بات چیت ہورہی تھی، ذرا سی آواز بھی تیز تھی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سب خاموش ہوگئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بیبیو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم عمر

۲۷؎ جامع الترمذی: ۲۰۸/۱، باب ما جاء فی الولیمۃ، ایچ ایم سعید

کے ڈر سے خاموش ہوگئیں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز باتیں کررہی تھیں۔ تو ہماری ماؤں نے کہا کہ اے عمر! تم سخت مزاج ہو اور ہمارا پالا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔[۲۸] علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں ایک حدیث نقل کی ہے، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یَغْلِبْنَ کَرِیْمًا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا مزاج بیان فرمارہے ہیں کہ جو شوہر کریم ہوتا ہے، اللہ والا ہوتا ہے، شریف الطبع ہوتا ہے، حلیم المزاج ہوتا ہے یہ عورتیں اس پر غالب آجاتی ہیں کیوں کہ وہ بھانپ جاتی ہیں کہ یہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا، ڈنڈے نہیں مارے گا، انڈے تو کھلاتا ہے، ڈنڈے نہیں مارے گا، سختی نہیں کرے گا، ان کی آواز بھی ذرا تیز ہوجاتی ہے، اس سے ذرا تیز بول جاتی ہیں وَیَغْلِبُھُنَّ لَئِیْمٌ اور کمینے لوگ ان پر غالب آجاتے ہیں، ڈنڈے اور جوتے کے زور سے، گالی گلوچ سے، اپنی بداخلاقی سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فَاُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ کَرِیْمًا مَغْلُوْبًا پس میں محبوب رکھتا ہوں کہ کریم رہوں، چاہے مغلوب رہوں، چاہے ان کی آوازیں تیز ہوجائیں، لیکن میری اخلاقی بلندیوں میں ذرا فرق نہ آئے، میرے اخلاق کریمانہ رہیں۔ آہ! کیا بات فرمائی۔ وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ لَئِیْمًا غَالِبًا[۲۹] میں اپنے اخلاق کو خراب کرکے، منہ سے سخت بات نکال کر، کمینہ بداخلاق ہوکر ان پر غالب نہیں آنا چاہتا۔ اُمت کی تعلیم کے لیے آپ نے یہ عنوان اختیار فرمایا تاکہ میری اُمت کے لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ کمینہ پن اور بداخلاقی نہ کریں، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اخلاق کی اعلیٰ ترین بلندیوں پر فائز تھے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

مرزا مظہر جانِ جاناں بہت نازک مزاج تھے، لیکن بیوی بہت کڑوی ملی۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضرت! آپ نے ایسی بدمزاج عورت سے کیوں شادی کی؟ فرمایا کہ مظہر کو سارے عالم میں جو عزت اللہ نے دی ہے وہ اسی بیوی کی کڑواہٹ پر صبر کی برکت سے دی ہے، سارے عالم میں میرا ڈنکا اللہ نے پٹوادیا۔

حضرت شاہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ جنگل سے شیر پر بیٹھے ہوئے آرہے تھے سانپ کا کوڑا لیے ہوئے، شیر نہیں چلتا ایک کوڑا سانپ کا مارا پھر شیر بھاگنے لگا۔ کسی نے کہا کہ

۲۸ صحیح البخاری: ۵۲۰/۱، باب مناقب عمر، المکتبۃ القدیمیۃ
۲۹ روح المعانی: ۱۴/۵، دار احیاء التراث، بیروت

www.khanqah.org

آپ کو یہ کرامت کیسے ملی؟ فرمایا کہ میری بیوی مزاج کی کڑوی ہے لیکن اللہ کی بندی سمجھ کر میں معاف کردیتا ہوں، اس کی بدمزاجیوں پر صبر کے بدلہ میں اللہ نے یہ کرامت مجھے دی ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب بہت مست ہوکر یہ شعر پڑھتے تھے جو مولانا رومی نے فرمایا؎

گر نہ صبرم می کشیدے بارِ زن
کے کشیدے شیر نر بیگارِ من

اگر میرا صبر میری بیوی کی تلخیوں کو برداشت نہ کرتا تو یہ شیر نر میری بیگاری نہ کرتا۔ صبر سے اللہ والوں کو بہت بڑا درجہ ملا ہے۔ بہت سے لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی برکت سے ولی اللہ ہوگئے۔

آپ خود سوچئے اگر آپ کی بیٹی بدمزاج ہو، غصہ والی ہو اور کوئی داماد اس کو برداشت کررہا ہو، تو آپ کیا کریں گے؟ اس داماد کی تعریف کریں گے یا نہیں؟ اس سے محبت کریں گے یا نہیں؟ کہیں گے کہ میرا داماد نہایت شریف اور لائق ہے کہ میری نالائق بیٹی سے نباہ کرلیا۔ اگر آپ کے پاس جائیداد ہوگی تو اس کے نام لکھ دیں گے۔ اللہ کی بندی اگر نالائق بھی ہے، آپ اس سے نباہ کرکے دیکھیے پھر اللہ سے کیا انعام ملتا ہے، تھوڑے سے عمل سے آپ ان شاء اللہ ولی اللہ ہوجائیں گے، دنیا کی تاریخ گواہ چلی آرہی ہے اس بات پر۔

بس اب مضمون ختم ہوگیا۔ اب نکاح پڑھایا جائے گا۔ (اس کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم نے خطبۂ نکاح پڑھا۔ جامع)

نکاح پڑھانے کے بعد فرمایا کہ آپ سب لوگ ان کو دعا دیں، میں بھی دعا کرتا ہوں، میری دعا پر سب لوگ آمین کہیں، آج وعظ کے بعد دعا بھی نہیں ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائیں اور بیویوں کو بھی توفیق عطا فرمائیں کہ اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اے اللہ! آپ اس نکاح میں برکت ڈال دیجیے، اولاد بھی نیک و صالح عطا فرمایئے اور دونوں میں خوب محبت سے گزارا ہو، کبھی کسی قسم کی نااتفاقی نہ پیدا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں آپس میں شیر و شکر بنادے اور اس مسجد میں سنت کے مطابق جو آج نکاح ہوا ہے، اللہ اس کو قبول فرمائے۔ دیکھو دوستو! ان

www.khanqah.org

کے (دولہا کے) گلے میں کوئی ہار نہیں ہے، ہار وغیرہ سب رسومات ہیں، فضول رسمیں ہیں، پیسے کا ضیاع ہے، یہ ہارنے کا دن نہیں ہے جیتنے کا دن ہے، جو ہار پہنتا ہے وہ گویا اپنے ہارنے کا سامان کررہا ہے اور دیکھیے پاجامہ بھی ٹخنوں سے اوپر ہے ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں۔ اور جن کی بیٹی ہے وہ بھی میرے بہت اہم دوست ہیں اور داماد بھی میرے دوست ہیں، ان کے والد صاحب سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں، اس مسجدِ اشرف میں ہمیشہ سنت کے مطابق اے اللہ! نکاح ہوتا رہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں اور ہم سب کو اللہ والا بنادیں۔ جو اجتماع یہاں ہوتا ہے اللہ کے نام پر، اس کی برکت سے یااللہ! ہم سب کو اللہ والی زندگی عطا فرمادے، نفس و شیطان کی غلامی سے نکال کر ہم سب کو سو فیصد اپنی فرماں برداری کی حیات نصیب فرمادے، ہم سب کی زندگی کی ہر سانس کو یااللہ! اپنی رضا و خوشنودی پر فدا کرنے کی توفیق دے اور ایک سانس بھی ہماری آپ کی ناراضی میں نہ گزرنے پائے، بس یہ دولت یااللہ! ہم سب کو عطا فرمادے، ہماری ایک سانس بھی آپ کی ناراضگی میں، آپ کے غضب اور قہر کے اعمال میں نہ گزرے اور ہماری ہر سانس اپنی فرماں برداری میں اپنی رحمت سے قبول فرمالیجیے، صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائیے۔ اے اللہ! ہم سب کو سلامتی اعضا اور سلامتی ایمان سے زندہ رکھیے۔ گردہ میں پتھری، کینسر، فالج، لقوہ، تصادم، ایکسیڈنٹ، جملہ خطرناک حالات، امراض اور فتنوں سے بچا کر رکھیے، سلامتی اعضا اور سلامتی ایمان سے زندہ رکھیے، سلامتی اعضا اور سلامتی ایمان سے اٹھائیے، عافیتِ دارین نصیب فرمائیے، یہ دعا ہم سب کے لیے اور ہر مومن کے لیے قبول فرمالیجیے۔ اور جن کی بیٹیوں کا رشتہ ابھی باقی ہے اللہ ان کا جلد سے جلد اچھا رشتہ لگادے اور حسن و خوبی سے اس کی تکمیل فرمادے اور جن کی بیٹیاں بیاہ چکی ہیں مگر شوہروں کے ظلم سے غمزدہ ہیں اللہ ان کے شوہروں کو نیک اور مہربان کردے اور جن کی بیویاں ستارہی ہیں اللہ ان کے شوہروں کو بھی مظلومیت سے عافیت نصیب فرما، سارے عالم میں چین اور سکون و امن عطا فرمادے اور ہر مومن کو عطا فرمادے اور آج کل دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ سعودی عرب کو اور حجاز مقدس کو، حرمین شریفین کو اپنی خاص حفاظت میں قبول فرمائے، یہودیوں کی چالوں سے اللہ بچائے، ان کی تمام چالوں کو اللہ دفن کردے، برباد کردے، نامراد خائب و خاسر کردے۔

یااللہ! جہاں جہاں بھی مسلمان ہیں ان کو عزت وعافیت نصیب فرما، کافروں کی چالوں کو، کافروں کی سازشوں کو اللہ تو اپنی قدرتِ قاہرہ کے ڈنڈے سے تباہ وبرباد و دفن کردے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

❁❁❁❁

فیضانِ عشق

اللہ اللہ عشق کا فیض و کرم
خاک کا افلاک پر جائے قدم

گریۂ غم تو ابھی ہرگز نہ تھم
کیا عجب ہے جوش میں آئے کرم

جسمِ عارف زائرِ کوئے حرم
جانِ عارف محرمِ جانِ حرم

نیک ہو یا بد ہو ہر اک لَاجَرَم
روزِ محشر ہوگا جُویائے کرم

جھیل کر دشواریٔ راہِ طلب
پا رہا ہوں دل میں گُلہائے کرم

داستانِ عشق کی حد ہے کہاں
ہاں یہ ممکن ہے کہ تھک جائے قلم

چاہیے اختر ہمیں اُن کی خَلِش
یہ نہ ہو تو ہیچ ہیں سارے نِعَم

www.khanqah.org

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد ورفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات وملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کرلیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ

"اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال ودولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کرلوں جس سے مغفرت ہوجائے، مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے"۔

❁❁❁❁

www.khanqah.org

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ

اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمایئے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرالوں گا۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو، بد پرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹّہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

www.khanqah.org

میاں بیوی کا رشتہ نازک بھی ہے اور پائیدار بھی، نازک اتنا کہ ذرا سی ٹھیس لگنے پر برسوں کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے اور پائیدار اتنا کہ جنت تک ساتھ چلتا ہے۔ زیادتی جس فریق کی جانب سے بھی ہو خمیازہ دونوں کو بھگتنا پڑتا ہے بلکہ علیحدگی کی صورت میں ان کی نسلوں کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے۔

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس وعظ ''خوشگوار ازدواجی زندگی'' میں میاں اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی مجرب اور آزمودہ ہدایات و نصائح ذکر فرمائی ہیں جن پر عمل کرنے سے ہزاروں گھر برباد ہونے سے بچ گئے ہیں۔

www.khanqah.org

AW-007

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲، کراچی پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰ فون: ۰۲۱۳۴۹۹۲۱۷۶